وفیات — ادارہ

حضرۃ مولانا محمد علی صدیقی کا سانحہ ارتحال

۱۶ دسمبر ۱۹۹۲ء کو معروف سکالر، مفسر قرآن اور مشہور مصنف حضرت العلامہ مولانا محمد علی صدیقی (سیالکوٹ) بھی قضائے الٰہی سے انتقال کر گئے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم جید عالم دین، صاحب قلم بزرگ، محقق مصنف اور اسلام کے بے لوث داعی، دار العلوم شہابیہ کے بانی اور مہتمم تھے تعلیم و تدریس اور حلقۂ تلامذہ و استفادہ اور خود دار العلوم شہابیہ مرحوم کے لیے صدقۂ جاریہ اور لازوال اجر عظیم تو ہے ہی مگر اس کے ساتھ ساتھ ان کی معروف زمانہ تفسیر "معالم القرآن" جس کی تیرہ جلدیں وہ اپنی زندگی میں مکمل کر چکے تھے اور ان کی شہرہ آفاق تصنیف "امام اعظم اور علم الحدیث" جس کا جواب نہیں ایک ایسا لازوال علمی کارنامہ ہے جس سے موصوف کے علمی ذوق، وسعت علم و مطالعہ، ذوق تحقیق و تصنیف اور بہترین علمی صلاحیتوں اور تحقیقی کاوشوں کا بھی اندازہ ہو جاتا ہے۔ مولانا اس دنیا میں نہیں رہے مگر ہمیں یقین ہے کہ ان کے تلامذہ میں سے کوئی صاحب سعادت ان کے تفسیری سلسلہ کی تکمیل کے لیے آگے بڑھے گا ہمیں مرحوم کے تلامذہ و حلقۂ استفادہ سے بھرپور توقع ہے کہ وہ موصوف کی علمی اور تحقیقی کاوشوں کی اشاعت و تقسیم کا اہتمام بدستور جاری رکھیں گے ادارہ مرحوم کے ورثا۔ پسماندگان اور حلقۂ استفادہ کے ساتھ غم میں برابر کا شریک ہے باری تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ اپنی رحمتوں میں جگہ دے۔

بقیہ: تہذیب مغرب

ایک بڑے پتے کی بات کہی ہے اب آپ ہی فیصلہ کر لیں کہ اس ارشاد کا مصداق خود موصوف ہیں یا کوئی اور؟ موصوف ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں کہ:

"اب تو تہذیب کی چھاتی پر چڑھ کر بد تہذیبی کی نمائش تہذیب کے نام پر ہو جاتی ہے اور ایسے بھی یار لوگ ہیں جو ان بد تہذیبوں کی سرپرستی فرماتے ہیں دراصل یہ کردار کی کمزوریاں ہیں جو کسی طرح بھی چھپائے نہیں چھپتی - اور ان کی بدصورتی پر سے ایک نہ ایک روز نقاب سرک جاتی ہے ان عناصر کی رہنمائی کرنے والے اور ان کی دریدہ دہنیوں کے منصوبے تیار کرنے والے عام محفلوں میں سادھو سنتوں کے روپ میں سامنے آتے ہیں اور کچھ ایسا انداز اختیار کرتے ہیں کہ جیسے سب کچھ ان کی بے خبری میں ہو رہا ہے دراصل یہی بگلا بھگت ہیں جنہیں اپنے احساس کمتری کو تھپکنے تھپکانے کا بے ہودہ طریق کار سوجھا ہے۔" (روز نامہ جنگ، لندن)

ایک ہی دن کے اخبار میں یہ دو متضاد بیانات آپ کے سامنے ہیں - اسی کو کہتے ہیں "مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری"۔